بازار حسن سے واکنگ سٹریٹ تک

آج اخبارات میں لاہور کے بازار حسن کے بارے میں ایک "روشنا خیز" خبر پڑھی رپورٹ کے مطابق پارکس اینڈ ہارٹی کلچر اتھارٹی، حکومت پنجاب نے اپنی شبانہ روز محنت سے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ جس سے اس اجڑے دیار کی روٹھی ہوئی رونقیں پھر سے لوٹ آئیں گی اس بازار کی ہر دلعزیز اور جانی پہچانی شخصیت اور "بازار حسن کے مسائل کے پی ایچ ڈی میاں محمود عرف ماما مودا اور پی ایچ اے کے ڈائریکٹر جنرل قبلہ کامران لاشاری صاحب کے حوالے سے بعض دلچسپ اور فکر انگیز باتیں سامنے آئیں۔ بتایا گیا ہے کہ برصغیر کے اس دو سو سال قدیم اور مشہور و معروف بازار حسن کو عنقریب "واکنگ سٹریٹ" بنا دیا جائے گا۔ چنانچہ اب نہ تو پائے کھانے کے بہانے کی

ضرورت رہے گی اور نہ ہی پکڑے جانے اور بی پولیس کے مبارک ہاتھوں سے "پانجہ" وغیرہ لگوانے کا خوف ہو گا۔

پی ایچ اے کے اہلکار اپنے باس کامران لاشاری کی سربراہی میں لائٹیں لگوانے، ٹائلیں جڑوانے اور کوٹھوں پر رنگ و روغن کرانے میں دن رات مصروف ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان تمام انتظامات نے بازار کو روشنیوں سے چکا چوند کر دیا ہے اور یہاں رات کو بھی دن کا سماں دکھائی دینے لگا ہے لاشاری صاحب کا کہنا ہے کہ جہاں سٹریٹ بنائی گئی ہے وہ علاقہ "اس بازار" کا حصہ تو نہیں تاہم "آنے جانے" والوں کو کوٹھوں پر جانے سے روکا نہیں جا سکتا۔ مذکورہ رپورٹ میں مامے مودے اور کامران لاشاری کے بیانات کے ساتھ ساتھ چند رقاصاؤں کے تاثرات بھی قلمبند کئے گئے ہیں۔ مثلاً نازو نامی ایک محترمہ فرماتی ہیں "پہلے یہاں لوگ آتے ہوئے ڈرتے اور شرماتے تھے، اب سٹریٹ کا چکر لگائیں گے تو ہمارے ہاں بھی آئیں گے"

پیرس کے بازار حسن میں آگ لگ گئی فائر بریگیڈ والے موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگے۔ اعلیٰ حکام کی ہدایات کے مطابق وہ اپنی کارگزاری کی لحہ بہ لحہ رپورٹ بھی ٹیلی فون پر بتاتے جا رہے تھے کہ آگ پر کس حد تک قابو پایا جا چکا ہے ان کی آخری رپورٹ یہ تھی۔

آگ پر تو مکمل طور پر قابو پایا جا چکا ہے، البتہ اب فائر بریگیڈ کے عملہ پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی ہے!

امید ہے کہ مقامی بازار حسن کی رونقیں بحال ہوتے ہی پیرس کے بازار حسن والا "گھڑمس" نہیں پڑے گا اور زندہ دلان لاہور تہذیب و اخلاق کے جامے میں رہتے ہوئے مذکورہ "سہولت" سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ کیونکر ممکن ہو گا اس پر روشنی بھی یا تو ماما مودا ڈال سکتا ہے اور یا لاشاری صاحب۔

ڈیڑھ کروڑ روپے کی حقیر رقم خرچ کر کے پارکس اینڈ ہارٹی کلچر اتھارٹی نے لاہور کے خوفزدہ اور سہمے سہمے نوجوانوں پر احسان عظیم کیا ہے کہ ایک تو اس "روح پرور" مقام کو آئندہ کبھی بازار حسن، شاہی محلہ یا ہیرا منڈی جیسے واہیات القاب سے یاد نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ ریڈ لائٹ ایریا جیسی اختراعات بھی متروک ہو جائیں گی کیونکہ ان کی جگہ اب ایک نئے بارعب اور قدرے باعزت نام یعنی واکنگ سٹریٹ نے لے لی ہے۔ اب لاہور کے شرفاء اور سفید پوش شوقین حضرات بلا جھجک کسی کو بتا سکیں گے کہ پہلے وہ فوڈ سٹریٹ گئے جہاں سے کھد، ہریسہ کبھی، بٹیرے اور دیگر کشتہ نما مقویات کھانے کے بعد واکنگ سٹریٹ چلے گئے تاکہ سٹریٹ واکنگ سے لطف اندوز ہو کر سب کھایا پیا ہضم کر سکیں۔ ہماری دعا ہے کہ لاہور کے بھولے بھالے اور "شریف النفس" شہری انگریزی لغت میں "سٹریٹ واکنگ" کا مطلب نہ دیکھ بیٹھیں ورنہ سارے کئے کرائے پر پانی پھرنے کا اندیشہ لاحق ہو سکتا ہے اور خاکم بدہن اگر متحدہ مجلس عمل والوں کا دھیان مذکورہ املا کے اصل معنوں کی طرف جا نکلا تو مامے مودے کے رنگ میں کافی ساری بھنگ پڑنے کا امکان ہے کہ یہ احباب پہلے ہی بسنت کے معاملے میں بجد "بھرے پیتے" بیٹھے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوتا نظر آیا تو ہم امید کرتے ہیں کہ پارکس اینڈ ہارٹی کلچر والے اس علاقے کا کوئی ایمان افروز سا مقامی نام رکھ کر تیل دیکھیں گے اور تیل کی دھار۔

تیل سے یاد آیا کہ سٹریٹ کے فٹ پاتھوں پر مالشیئے حضرات کے بیٹھنے اور ان کے تھکے ماندے گاہکوں کے لیٹنے اور مالش وغیرہ کروانے کا بھی خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہئے علاوہ ازیں حکیمی ادویات بیچنے والے خاندانی طبیبوں کے لئے بھی خوشنما سٹال لگائے جانے چاہئیں کیونکہ یہ احباب بھی گزشتہ دو صدیوں سے یہاں "آنے جانے" والوں کی پشت در پشت خدمت کر رہے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جو اس بازار کے اجڑ جانے پر گزشتہ کئی سالوں سے جوتے کھسے کڑھائی اور سلائی وغیرہ جیسے کم آمدنی والے کاروبار شروع کر کے پچھتا رہے ہیں ان کی بھی "باعزت" واپسی کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکالنا چاہئے۔ ہم ہارٹی کلچر والوں کی خدمات کو سراہتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اس "کار خیر" کے نتیجے میں علاقہ نشینوں، جواریوں اور کوڑے کرکٹ کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو سکے آخر میں مامے مودے کی خدمت میں یہ شعر کہ ؎

ہم بھی گئے تھے گرمئی بازار دیکھنے